



مصنف: اگا تھا کر سٹی

مترجم: مظہر حسین

Agatha Christie

THE MILLION DOLLAR BOND ROBBERY

لو کھوں ڈالر بانڈز۔ چوری

مصنف : اگا تھا کرسٹی
مترجم : مظہر حسین

<https://www.facebook.com/share/g/17gVK6Xocf/>

"حال ہی میں کتنی بانڈز کی چوریاں ہوئی ہیں!" میں نے ایک صبح اخبار رکھتے ہوئے کہا۔ "پارو، کیوں نہ ہم نقشیش کے کام کو چھوڑ کر جرم کی دنیا میں قدم رکھیں؟"

"تم۔ کیسے کہوں؟۔ جلدی دولت کمانے کے راستے پر ہو، ہے نا، مون ایامی؟"

"دیکھو، یہ آخری چالاکی دیکھو، وہ ملین ڈالر کے لبرٹی بانڈز جو لندن اور اسکاٹش بینک نیویارک بھیج رہا تھا، اور جو اتنے عجیب طریقے سے اولمپیا کے جہاز پر غائب ہو گئے۔"

"اگر مجھے سمندر سے الرجی نہ ہوتی، اور لاو رگیر کے اتنے بہترین طریقے کو اسٹیشن عبور کرنے کے چند گھنٹوں سے زیادہ آزمانے میں دشواری نہ ہوتی، تو مجھے ان بڑے جہازوں پر سفر کرنے کا بہت شوق ہوتا،" پارو نے خواب میں کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔

"جی ہاں، بالکل،" میں نے جوش سے کہا۔ "ان میں سے کچھ جہاز واقعی محل جیسے ہوتے ہوں گے؛ سوئمنگ پول، لاؤنجز، ریستوران، پام کورٹ۔ حقیقت میں، یہ یقین کرنا مشکل ہوتا کہ آدمی سمندر میں ہے۔"

"میں ہمیشہ جانتا ہوں جب میں سمندر میں ہوتا ہوں،" پارترو نے افسردہ انداز میں کہا۔
 "اور تم جو چھوٹی چھوٹی باتیں گناتے ہو، وہ مجھے کچھ نہیں کہتیں؛ لیکن میرے دوست، ایک لمحے کے لیے سوچو کہ وہ جینٹس جو ان پر چھپ کر سفر کرتے ہیں! ان تیرتے ہوئے محلوں میں، جیسے تم نے کہا، مجرموں کی دنیا کے اعلیٰ ترین افراد سے ملتے ہیں!" میں ہنسا۔

"یہ تمہارا جوش کا طریقہ ہے! تم چاہتے ہو کہ تم اس آدمی سے مقابلہ کرتے ہو لبرٹی باندڑ چرا کر لے گیا؟" اتنے میں بیگم صاحبہ نے ہماری بات میں دخل اندازی کی۔
 "ایک نوجوان لڑکی ہے جو آپ سے ملنا چاہتی ہے، مسٹر پارترو۔ یہ اس کا کارڈ ہے۔"

کارڈ پر لکھا تھا: مس ایزی فار کوار، اور پارترو، میز کے نیچے جھک کر ایک گرم شدہ ٹکڑا اٹھانے کے بعد، اور اسے احتیاط سے کوڑے دان میں پھینک کر، بیگم صاحبہ کو اشارہ کیا کہ اسے اندر آنے دیں۔

ایک منٹ کے اندر، ایک بہت ہی دلکش لڑکی کمرے میں آئی۔ وہ شاید پچیس سال کی تھی، بڑی بھوری آنکھوں اور ایک خوبصورت جسم کے ساتھ۔ وہ اچھے طریقے سے سچی ہوئی تھی اور اس کا انداز بہت پرسکون تھا۔

"پیٹھیں، براہ کرم، مد موازیل۔ یہ میرے دوست، کیپٹن ہیسٹنگز ہیں، جو میری چھوٹی چھوٹی مشکلات میں میری مدد کرتے ہیں۔"

"مجھے ڈر ہے کہ آج جو مسئلہ میں آپ کے پاس لائی ہوں، وہ بہت سنگین ہے، مسٹر پارترو،" لڑکی نے کہا، اور جیسے ہی وہ بیٹھ گئی، میں نے خوش دلی سے سر جھکایا۔
 "مجھے یقین ہے کہ آپ نے اس کے بارے میں اخباروں میں پڑھا ہوگا۔ میں لبرٹی باندڑ کی چوری کی بات کر رہی ہوں جو اولیپیا جہاز پر ہوئی تھی۔" پارترو کے چہرے پر کچھ حیرانی نظر آئی، کیونکہ اس نے فوراً کہا: "آپ شاید یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میرا

لندن اور اسکاٹش بینک جیسے بڑے ادارے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ ایک طرف سے کچھ نہیں، اور دوسری طرف سے سب کچھ۔ دیکھیں، مسٹر پارو، میں مسٹر فلپ رچ وے سے جڑی ہوئی ہوں۔"

"آہا! اور مسٹر فلپ رچ وے۔"

"وہ وہ شخص تھے جو باندڑ کی چوری کے وقت ان کے انچارج تھے۔ یقیناً اس پر کوئی الزام نہیں لگایا جاسکتا، یہ اس کی غلطی نہیں تھی۔ تاہم، وہ اس معاملے میں بہت پریشان ہیں، اور ان کے چچا، مجھے پتہ ہے، یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے لا پرواہی سے ان باندڑ کا ذکر کیا ہوگا۔ یہ ان کے کیریئر کے لیے ایک بڑا دھچکا ہے۔"

"ان کے چچا کون ہیں؟"

"مسٹر ویووسور، لندن اور اسکاٹش بینک کے مشترکہ جنرل منیجر۔"

"تو، مس فارکووار، کیا آپ مجھے ساری کہانی سنائیں گی؟"

"جی ہاں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، بینک نے امریکہ میں اپنے کریڈٹس بڑھانے کا ارادہ کیا تھا، اور اس کے لیے انہوں نے ایک ملین ڈالر کے لبرٹی باندڑ بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ مسٹر ویووسور نے اپنے بھتیجے کو منتخب کیا، جو کئی سالوں سے بینک میں ایک قابل اعتماد پوزیشن پر تھے اور نیویارک میں بینک کے تمام معاملات سے واقف تھے، تاکہ وہ یہ سفر کریں۔ اولہیا ۲۳ تاریخ کو لیورپول سے روانہ ہوئی، اور وہ باندڑ اس دن صبح مسٹر ویووسور اور مسٹر شاکی موجودگی میں فلپ کو دیے گئے۔ ان کی گنتی کی گئی، ایک پیسٹ میں بند کیے گئے، اور ان کی موجودگی میں مہر لگائی گئی، اور پھر انھوں نے فوراً اس پیسٹ کو اپنے پورٹیمینٹ میں بند کر لیا۔"

"ایک پورٹیمینٹ جس میں سادہ تالا لگا تھا؟"

"نہیں، مسٹر شانے کہا تھا کہ اس میں خاص تالا لگوا یا جائے۔ فلپ نے، جیسے کہ میں نے بتایا، پیسٹ کو ٹرنک کے نچلے حصے میں رکھا تھا۔ چوری اس سے چند گھنٹے پہلے

ہوئی جب جہاز نیویارک پہنچنے والا تھا۔ پورے جہاز کی اچھی طرح تلاش کی گئی، مگر کچھ نہیں ملا۔ وہ بانڈز بالکل غائب ہو گئے جیسے ہوا میں تحلیل ہو گئے ہوں۔"

پارو نے منہ بنایا۔

"لیکن وہ بالکل غائب نہیں ہوئے، کیونکہ مجھے پتا چلا ہے کہ وہ اولپیا جہاز کے نیویارک پہنچنے کے نصف گھنٹے کے اندر چھوٹے چھوٹے حصوں میں بچ دیے گئے تھے! خیر، اب میرے لیے اگلا کام یہ ہے کہ میں مسٹر رچ وے سے ملوں۔"

"میں یہ تجویز کرنے والی تھی کہ آپ میرے ساتھ 'چیشائر چیز' میں دوپہر کا کھانا کھائیں۔ فلف وہاں ہوگا۔ وہ مجھ سے ملنے آ رہا ہے، مگر اسے ابھی تک یہ نہیں پتہ کہ میں نے اس کے لیے آپ سے مشورہ کیا ہے۔"

ہم نے خوشی خوشی اس تجویز پر اتفاق کیا اور یکسی میں روانہ ہو گئے۔

مسٹر فلف رچ وے ہم سے پہلے پہنچ چکے تھے، اور انہیں کچھ حیرانی ہوئی جب انہوں نے اپنی منیجر کو دو اجنبیوں کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا۔ وہ ایک خوش شکل نوجوان تھے، قد میں لمبے اور خوش لباس، اور کنپٹیوں پر کچھ چاندی کے بال تھے، حالانکہ وہ زیادہ سے زیادہ تیس سال کے لگتے تھے۔

مس فار کو اراں کے پاس گئیں اور اس کے بازو پر ہاتھ رکھ دیا۔

"تم سے پوچھے بغیر ایسا کرنے کا معاف کرنا، فلف،" اس نے کہا۔

"ہر کوئل پارو سے ملو، جن کے بارے میں تم نے یقیناً بہت سنا ہوگا، اور ان کے دوست، کیپٹن ہیسنگز۔"

رچ وے بہت حیران نظر آیا۔

"یقیناً میں نے آپ کا نام سنا ہے، ہر کوئل پارو،" اس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ ایزی مجھے ہمارے مسئلے پر مشورہ لینے کے لیے آپ سے ملوانے کا سوچ رہی ہے۔"

"مجھے ڈرتھا کہ تم مجھے ایسا کرنے نہ دو گے، فلپ،" مس فار کوار نے نرمی سے کہا۔
 "تو تم نے اس بات کا خیال رکھا کہ محفوظ طریقے سے رہو،" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مجھے امید ہے کہ پاترو اس عجیب و غریب مسئلے کا حل نکال پائیں گے، کیونکہ میں صاف کہوں گا کہ میں اس بارے میں پریشانیوں اور فخر میں تقریباً پاگل ہو چکا ہوں۔"

اس کے چہرے پر واضح طور پر تھکن اور پریشانی کے آثار تھے اور وہ دباؤ کی علامات ظاہر کر رہا تھا۔

"چلیں، چلیں،" پاترو نے کہا۔ "آئیں دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں، اور کھانے کے دوران ہم اپنے دماغ لگا کر دیکھیں گے کہ کیا کیا جاسکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مسٹر رِج وے کی کہانی ان کے اپنے منہ سے سنوں۔"

فلپ رِج وے نے باندڑ کے غائب ہونے کی تفصیلات بیان کیں۔ اس کی کہانی ہر لحاظ سے مس فار کوار کی کہانی سے میل کھاتی تھی۔ جب وہ ختم ہوا، پاترو نے ایک سوال کیا۔

"کیا وجہ تھی جس سے آپ نے یہ جانا کہ باندڑ چوری ہو چکے ہیں، مسٹر رِج وے؟" اس نے تھوڑا تلخ ہو کر ہنستے ہوئے کہا، "یہ بات تو میری آنکھوں کے سامنے تھی، پاترو۔ میں اسے نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ میرا کیبن کا ٹرنک بیڈ کے نیچے سے آدھا باہر نکلا ہوا تھا اور اس پر خراشیں اور کٹ تھے جہاں انہوں نے تالا کھولنے کی کوشش کی تھی۔"

"لیکن مجھے تو یہی سمجھ آیا تھا کہ یہ تالا چابی سے کھولا گیا تھا؟" "جی ہاں، وہ اسے طاقت سے کھولنے کی کوشش کر رہے تھے، مگر نہیں کھلا۔ اور آخر کار، انہیں کسی نہ کسی طرح چابی مل ہی گئی۔"

"عجیب بات ہے،" پارونے کہا، اور اس کی آنکھوں میں وہ سبز روشنی چمکنے لگی جسے میں بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ "بہت عجیب! انہوں نے اتنا وقت ضائع کیا تاکہ تالا کھولنے کی کوشش کریں، اور پھر۔ انہیں پتہ چلتا ہے کہ ان کے پاس چابی پہلے ہی تھی۔ کیونکہ ہبز کے ہر تالے کی اپنی منفرد چابی ہوتی ہے۔"

"یہی وجہ ہے کہ ان کے پاس چابی نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ چابی تو دن رات میرے پاس تھی،" فلپ نے کہا۔

"کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں؟"

"میں قسم کھا سکتا ہوں، اور اس کے علاوہ، اگر ان کے پاس چابی یا اس کا ڈبلیوٹ ہوتا، تو وہ کیوں اتنا وقت ضائع کرتے تاکہ ایک ایسا تالا کھولنے کی کوشش کریں جو ظاہر ہے کہ طاقت سے نہیں کھل سکتا تھا؟"

"آہ! یہ وہ سوال ہے جو ہم خود سے پوچھ رہے ہیں! میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ اگر ہم اس کا حل تلاش کریں گے، تو وہ اس عجیب بات پر منحصر ہوگا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر میں آپ سے ایک اور سوال پوچھوں تو برا نہ مانیں۔ کیا آپ بالکل یقین رکھتے ہیں کہ آپ نے ٹرنک کھلا نہیں چھوڑا تھا؟"

فلپ رج وے بس پارو کو دیکھنے لگا، اور پارو نے معذرت کرتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ کیا۔

"آہ، لیکن یہ باتیں ہو سکتی ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں! بہت اچھا، تو باندڑ ٹرنک سے چوری ہوئے تھے۔ پھر چور نے ان کا کیا کیا؟ وہ انہیں لے کر کس طرح ساحل تک پہنچا؟"

"آہ!" رج وے نے کہا، "یہی تو مسئلہ ہے۔ کیسے؟ کسٹم حکام کو اطلاع دی گئی تھی، اور جو بھی شخص جہاز سے نیچے اُترتا تھا، اسے بہت باریک بینی سے چیک کیا گیا تھا!"

"اور باندز، میں سمجھتا ہوں، ایک بھاری پیسٹ بن گئے تھے؟"

"جی ہاں، بالکل۔ انہیں جہاز پر چھپانا مشکل تھا۔ اور ہمیں تو پتہ ہے کہ وہ چھپے نہیں تھے، کیونکہ وہ اولمپیا کی آمد کے نصف گھنٹے کے اندر بیچنے کے لیے پیش کر دیے گئے تھے، اور میں تو اس وقت تک کیبلز بھیج چکا تھا اور نمبرز بھی روانہ کر چکا تھا۔ ایک بروکر قسم کھاتا ہے کہ اس نے کچھ باندز خریدے تھے اس سے پہلے کہ اولمپیا آتا آپ وائرلیس کے ذریعے اطلاع نہیں بھیج سکتے۔"

"وائرلیس کے ذریعے نہیں، لیکن کیا کوئی چھوٹی کشتی آپ کے ساتھ نہیں آئی تھی؟"

"صرف سرکاری کشتی، اور وہ تب آئی جب الارم بجاتا تھا اور ہر کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کر رہا تھا۔ میں خود اس بات کا خیال رکھ رہا تھا کہ کہیں وہ کسی کو اس طرح نہ سو نپ دیں۔ خدا کی قسم، پائرو، یہ معاملہ مجھے پاگل کر دے گا! لوگ کہنے لگے ہیں کہ میں نے خود ہی انہیں چوری کیا۔"

"لیکن آپ کو اترتے وقت بھی تو تلاشی لی گئی تھی، ہے نا؟" پائرو نے نرمی سے پوچھا۔

"ہاں۔"

نوجوان آدمی نے اُسے ابھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

"آپ میری بات کا مطلب نہیں سمجھ رہے ہیں، میں دیکھ رہا ہوں،"

پائرو نے مسکراتے ہوئے پراسرار انداز میں کہا۔ "اب میں کچھ سوالات لندن اینڈ اسکاٹش بینک میں کرنا چاہوں گا۔"

رج وے نے ایک کارڈ نکالا اور اس پر کچھ لکھا۔

"اسے دکھادیں اور میرا چچا آپ سے فوراً ملاقات کرے گا۔"

پارو نے شکریہ ادا کیا، مس فارکوار سے الوداع کہا، اور ہم دونوں تھریڈ نیڈل اسٹریٹ اور لندن اینڈ اسکاٹش بینک کے مرکزی دفتر کی طرف روانہ ہو گئے۔ رچ وے کا کارڈ دکھانے پر ہمیں کاؤنٹرز اور ڈیسکوں کے درمیان سے گزارا گیا، ادائیگی کرنے والے کلرکوں اور رقم نکالنے والے کلرکوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پہلی منزل کے ایک چھوٹے دفتر میں لے جایا گیا جہاں دونوں مشترکہ جنرل منیجرز نے ہمارا استقبال کیا۔ وہ دو سنجیدہ حضرات تھے جو بینک میں طویل عرصے سے کام کر چکے تھے۔ مسٹر ویووسور کی چھوٹی سفید داڑھی تھی، جبکہ مسٹر شاداڑھی کے بغیر تھے۔

"مجھے سمجھ آیا ہے کہ آپ ایک نجی نصیحتی سبجٹ ہیں؟" مسٹر ویووسور نے کہا۔ "جی ہاں، بالکل۔ ہم نے اس کیس کو اسکاٹ لینڈ یارڈ کے حوالے کر دیا ہے۔ انسپکٹر میک نیل اس کیس کے انچارج ہیں۔ وہ بہت قابل افسر ہیں، مجھے یقین ہے۔"

"مجھے بھی اس کا یقین ہے،" پارو نے ادب سے کہا۔ "آپ مجھے چند سوالات کرنے دیں گے، آپ کے بھتیجے کے بارے میں؟ اس تالے کے بارے میں، یہ ہبز سے کس نے منگوایا تھا؟"

"میں نے خود منگوایا تھا،" مسٹر شانے نے کہا۔ "میں اس معاملے میں کسی کلرک پر اعتماد نہیں کرتا تھا۔ جہاں تک چابیاں ہیں، مسٹر رچ وے کے پاس ایک چابی تھی، اور باقی دو چابیاں میرے ساتھی اور میرے پاس ہیں۔"

"اور کسی کلرک کو ان چابیوں تک رسائی نہیں تھی؟"

مسٹر شانے نے مسٹر ویووسور کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔

"مجھے یقین ہے کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں کہ یہ چابیاں ۲۳ تاریخ کو اس طرح محفوظ رکھی گئی تھیں جہاں ہم نے انہیں رکھا تھا،"

مسٹر ویووسور نے کہا۔ میرا ساتھی بد قسمتی سے دو ہفتے پہلے بیمار ہو گیا تھا۔ دراصل اسی دن جب فلب ہم سے روانہ ہوا تھا۔ وہ اب حال ہی میں صحت یاب ہوا ہے۔"

مسٹر شانے افسردہ انداز میں کہا۔ "شدید برونکائٹس کسی بھی عمر کے آدمی کے لیے آسان نہیں ہوتا، لیکن مجھے افسوس ہے کہ مسٹر ویووسور کو میری غیر موجودگی کی وجہ سے سخت محنت کا سامنا کرنا پڑا، خاص طور پر جب یہ غیر متوقع پریشانی اور ساری صورتحال نے مزید دباؤ ڈال دیا۔"

پارو نے مزید سوالات کیے۔ مجھے لگا کہ وہ بچا اور بھتیجے کے تعلقات کی نوعیت کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مسٹر ویووسور کے جوابات مختصر اور باقاعدہ تھے۔ ان کا بھتیجا بینک کا ایک معتمد افسر تھا، اور ان کے علم کے مطابق اس کے کوئی قرضے یا مالی مسائل نہیں تھے۔ اس نے ماضی میں بھی اسی طرح کے مشنوں کو انجام دیا تھا۔ آخر کار، ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ادب سے رخصت لے لی۔

"میں مایوس ہوں،" پارو نے کہا، جیسے ہی ہم سڑک پر نکلے۔

"آپ نے مزید تحقیقات کی امید رکھی تھی؟ وہ تو اتنے بوجھل بوڑھے ہیں۔"

"یہ ان کا بوجھل پن نہیں ہے جو مجھے مایوس کرتا ہے۔ میں ایک بینک مینیجر سے ایک تیز مالیاتی ماہر جو عقاب کی نظر رکھتا ہو، ایسی توقع نہیں کرتا، جیسا کہ آپ کے پسندیدہ افسانوں میں ہوتا ہے۔ نہیں، مجھے اس کیس پر مایوسی ہوئی ہے۔ یہ بہت آسان ہے!"

"آسان؟"

"جی ہاں، کیا آپ کو یہ تقریباً بچکانہ طور پر سادہ نہیں لگتا؟"

"آپ کو معلوم ہے کہ کس نے باندڑ-چوری کیے؟"

"جی ہاں۔"

"تو پھر۔ ہمیں۔ کیوں۔"

"خود کو مت الجھاؤ اور پریشان نہ کرو، ہیسٹنگز۔ ہم ابھی کچھ نہیں کرنے جارہے۔"

"لیکن کیوں؟ آپ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟"

"اولپیا جہاز کا۔ وہ منگل کو نیویارک سے واپس آرہی ہے۔"

"لیکن اگر آپ جانتے ہیں کہ کس نے باندڑ چوری کیے، تو کیوں انتظار کریں؟ وہ بچ کر نکل سکتا ہے۔"

ہر کوئل پارتو کے ذہن کے لیے یہ کیس بالکل واضح ہے، لیکن ان دوسروں کے فائدے کے لیے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی عقل نہیں دی۔ جیسے انسپکٹر میک نیل۔ یہ بہتر ہوگا کہ کچھ تحقیقات کی جائیں تاکہ حقائق کو واضح کیا جاسکے۔ انسان کو ان لوگوں کے لیے خیال رکھنا چاہیے جو خود اس سے کم ذاتی صلاحیت رکھتے ہیں۔"

"خدا کی قسم، پارتو! کیا آپ جانتے ہیں، میں بڑی رقم دینے کو تیار ہوں تاکہ ایک دفعہ آپ اپنے آپ کو مکمل طور پر بے وقوف بنا کر دکھائیں۔"

آپ اتنے گھمنڈی ہیں!"

"خود کو غصہ نہ دلاؤ، ہیسٹنگز۔ حقیقت میں، میں دیکھتا ہوں کہ کچھ وقت ایسے آئے ہیں جب آپ مجھ سے تقریباً نفرت کرنے لگتے ہیں! افسوس۔"

چھوٹے آدمی نے سینہ تان کر سانس لیا، اور اتنی مضحکہ خیز انداز میں آہ بھری کہ میں ہنسی سے رک نہ سکا۔

منگل کے دن ہم نے ایل اینڈ این ڈبلیو آر کی پہلی کلاس کی کوچ میں لیورپول کا سفر کیا۔ وہ اس بات پر حیرت کا اظہار کرتا رہا کہ میں اس صورتحال سے اتنا بے خبر کیوں ہوں۔ میں نے اس سے بحث نہیں کی، اور اپنی تجسس کو ایک فرضی بے پرواہی کی دیوار کے پیچھے چھپایا۔

ایک بار جب ہم اس کشتی کے ساتھ والی پھانک پر پہنچے جہاں بڑا ٹرانس اٹلانٹک لاینر کھڑا تھا، پارتو تیز اور چوکنا ہو گیا۔ ہمارے کام میں چار مسلسل اسٹورڈز سے ملاقات کرنا اور پارتو کے ایک دوست کے بارے میں سوالات کرنا شامل تھا جو ۲۳ تاریخ کو نیو یارک گئے تھے۔

"ایک بوڑھا شخص، چشمہ پہنے ہوئے۔ بہت بیمار، بمشکل اپنی کیبن سے باہر نکلا۔"

تفصیل اس شخص، مسٹر وینٹور سے میل کھاتی تھی جو کیبن C24 میں رہا تھا، جو فلپ رنج وے کی کیبن کے ساتھ تھا۔ حالانکہ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ پارو نے مسٹر وینٹور کے بارے میں کیسے جانا، میں بہت پر جوش تھا۔

"مجھے بتائیں،" میں نے کہا، "کیا یہ شخص نیویارک پہنچنے پر سب سے پہلے اترنے والوں میں تھا؟"

اسٹوارڈ نے سر ہلایا۔

"نہیں، جناب، وہ گشتی سے اترنے والوں میں سے آخری تھا۔" میں مایوس ہو کر پیچھے ہٹ گیا اور پارو کو مجھے مسکراتے ہوئے دیکھا۔ اس نے اسٹوارڈ کا شکریہ ادا کیا، ایک نوٹ کا تبادلہ کیا، اور ہم روانہ ہو گئے۔

"یہ سب بہت اچھا ہے،" میں نے غصے سے کہا، "لیکن وہ آخری جواب آپ کے اہم نظریے کو خراب کر گیا، جتنا مرضی مسکرائیں!"

"جیسا ہمیشہ ہوتا ہے، تم کچھ نہیں دیکھ پاتے، بیسٹمنگز۔ دراصل، وہ آخری جواب میرے نظریے کا اہم حصہ ہے۔"

میں نے مایوسی میں ہاتھ اٹھا دیے۔

"میں ہارمان چکا ہوں۔"

جب ہم ٹرین میں تھے اور لندن کی طرف تیز جا رہے تھے، پارو نے کچھ منٹ تک مصروف ہو کر لکھا، اور اس نتیجے کو ایک لفافے میں بند کر دیا۔

"یہ انسپکٹر میک نیل کے لیے ہے۔ ہم اس کو اسکاٹ لینڈ یارڈ میں چھوڑ دیں گے، پھر رینڈوورسٹورنٹ چلیں گے، جہاں میں نے مس ایزمی فارکووار کو ہمارے ساتھ کھانے کی دعوت دینے کے لیے مدعو کیا ہے۔"

"رج وے کے بارے میں کیا؟"

"رج وے کے بارے میں کیا؟" پانرو نے ایک چمک کے ساتھ کہا۔

"کیوں، آپ یقیناً نہیں سوچتے۔ آپ نہیں سوچ سکتے۔"

"تم پر بحث کی عادت بڑھتی جا رہی ہے، ہیسننگز۔ دراصل، میں نے سوچا تھا۔ اگر رج وے چور ہوتا۔ جو کہ بالکل ممکن تھا۔ تو کیس بہت دلچسپ ہوتا؛ ایک صاف ستھری، منظم کارروائی۔"

"لیکن مس فارکووار کے لیے یہ اتنا دلچسپ نہیں ہوتا۔"

"ممکن ہے تم درست ہو۔ اس لیے سب کچھ بہترین کے لیے ہے۔ اب، ہیسننگز، آئیے کیس کا جائزہ لیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس کو سمجھنے کے لیے بے چین ہو۔ پیٹ ٹرنک سے نکالا جاتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے، جیسے کہ مس فارکووار کہتی ہیں، ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ ہم ہوا میں تحلیل ہونے کے نظریے کو رد کرتے ہیں، جو اس وقت کے سائنسی علم کے مطابق ممکن نہیں ہے، اور سوچتے ہیں کہ یہ کہاں جا سکتا ہے۔ ہر کوئی اس بات پر یقین نہیں کرتا کہ یہ سمگل کر کے کنارے تک پہنچایا گیا ہو۔"

"جی ہاں، لیکن ہم جانتے ہیں۔"

"تم جانتے ہو، ہیسننگز، میں نہیں جانتا۔ میں یہ مانتا ہوں کہ چونکہ یہ غیر ممکن لگتا تھا، اس لیے یہ غیر ممکن ہے۔ دو امکانات ہیں: یہ جہاز پر چھپایا گیا ہو۔ جو کہ تھوڑا مشکل ہے۔ یا اسے سمندر میں پھینک دیا گیا ہو۔"

"کیا آپ کا مطلب ہے کہ اس پر کارک لگا تھا؟"

"کارک کے بغیر۔" میں نے حیرانی سے کہا۔

"لیکن اگر باندڑ سمندر میں پھینکے گئے، تو انہیں نیویارک میں نہیں بیچا جاسکتا تھا۔" میں تمہاری منطقی سوچ کی تعریف کرتا ہوں، ہیسننگز۔ چونکہ باندڑ نیویارک میں نیچے

گئے تھے، اس لیے وہ سمندر میں نہیں پھینکے گئے تھے۔ کیا تم دیکھ رہے ہو کہ یہ نکتہ ہمیں کہاں لے جاتا ہے؟"

"جہاں ہم نے شروع کیا تھا۔"

"کبھی نہیں! اگر پیٹ سمندر میں پھینکا گیا اور باندڑ نیویارک میں بیچے گئے، تو پیٹ میں باندڑ نہیں ہو سکتے تھے۔ کیا کوئی ایسا ثبوت ہے کہ پیٹ میں باندڑ تھے؟ یاد رکھو، مسٹر رِج وے نے کبھی بھی اسے نہیں کھولا جب سے وہ لندن میں اس کے حوالے کیے گئے تھے۔"

"ہاں، لیکن پھر۔"

پارونے بے زاری سے ہاتھ ہلایا۔

"مجھے بات کرنے دو۔ وہ آخری وقت جب باندڑ کو باندڑ کے طور پر دیکھا گیا تھا، وہ لندن اینڈ اسکاٹس بینک کے دفتر میں ۲۳ تاریخ کی صبح تھی۔ پھر وہ نیویارک میں جہاز کے پہنچنے کے نصف گھنٹے بعد دوبارہ ظاہر ہو گئے، اور ایک شخص کے مطابق، جبے کسی نے نہیں سنا، وہ دراصل اس سے پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ تو فرض کرو کہ وہ کبھی بھی اولمپیا جہاز پر نہیں تھے؟ کیا ان کے نیویارک پہنچنے کا کوئی اور طریقہ ہو سکتا ہے؟ جی ہاں۔ گیگننگ نے وہی دن اولمپیا کے ساتھ ہی ساؤتھمپٹن سے روانہ کیا، اور وہ اٹلانٹک کے ریکارڈ ہولڈر ہیں۔ گیگننگ جہاز کے ذریعے بھیجے گئے باندڑ اولمپیا جہاز کے پہنچنے سے ایک دن پہلے نیویارک پہنچ جاتے۔ سب کچھ صاف ہو گیا ہے، کیس خود ہی واضح ہوتا جا رہا ہے۔ پیٹ صرف ایک ڈمی تھا، اور اس کی تبدیلی کا وقت بینک کے دفتر میں ہونا چاہیے تھا۔ ان تینوں میں سے کوئی بھی شخص آسانی سے ایک ڈپلیکیٹ پیٹ تیار کر کے اصلی کے بدلے رکھ سکتا تھا۔ بہت اچھا، باندڑ نیویارک میں کسی اتحادی کو بھیجے گئے، جبے یہ ہدایت دی گئی کہ وہ اولمپیا کے پہنچنے کے فوراً بعد باندڑ

بچ دے، لیکن کسی کو اولپیا پر سفر کرنا پڑا تاکہ وہ چوری کے متوقع وقت کو ٹھیک کر سکے۔"

"لیکن کیوں؟"

"کیونکہ اگر رِج وے صرف بچ کھوتا اور اسے ڈمی پاتا، تو شک فوراً لندن کی طرف جاتا۔ نہیں، جہاز کے اگلے کمرے میں جو آدمی تھا، اس نے اپنا کام کیا، تالے کو ایک واضح طریقے سے کھولنے کی کوشش کی تاکہ فوراً چوری کی طرف توجہ جائے، اور حقیقت میں وہ ٹرنک کو ایک ڈپلیکیٹ چابی سے کھولتا ہے، پیسٹ سمندر میں پھینکتا ہے اور آخری وقت تک کشتی سے اترنے کا انتظار کرتا ہے۔ قدرتی طور پر وہ چشمہ پہنتا ہے تاکہ اپنی آنکھوں کو چھپا سکے، اور وہ مریض بھی ہے کیونکہ وہ رِج وے سے ملنے کا خطرہ نہیں اٹھانا چاہتا۔ وہ نیویارک میں اترتا ہے اور پہلی دستیاب کشتی سے واپس آ جاتا ہے۔"

"لیکن کون-وہ کون تھا؟"

"وہ شخص جس کے پاس ڈپلیکیٹ چابی تھی، وہ شخص جس نے تالا منگوایا تھا، وہ شخص جو بروکائنٹس کی شدت سے دو ہفتے پہلے بیمار نہیں پڑا تھا۔"

آخر کار، وہ 'بوجھل' بوڑھا آدمی، مسٹر شا! کبھی کبھار بلند مقام پر بھی مجرم ہوتے ہیں، میرے دوست۔ آہ، ہم یہاں ہیں، مد موازل، میں کامیاب ہو گیا! آپ اجازت دیں؟"

اور مسکراتے ہوئے، پاترو نے حیرت زدہ لڑکی کو دونوں گالوں پر ہلکا سا بوسہ دیا!

اختتام!!!!